کو اس طرف آئے گا۔

اس سلسلہ کا سب سے کامیاب شیطانی حربہ وہ ہے کہ بعض بدعات کو "حسنہ" کا نام دے کر اچھے اچھے لوگ پھنس جاتے اور گمراہی کا شکار ہو جاتے ہیں۔ اس کتاب میں جہاں سنت و بدعت کے حوالہ سے دوسرے نہایت درجہ قابل قدر موضوعات پر ٹھوس، سنجیدہ اور متین گفتگو کی گئی ہے وہاں بنیادی طور پر "بدعت حسنہ" کے شیطانی حربہ اور قلعہ پر بمباری کی گئی ہے برعظیم ہند و پاک میں حضرت مجدد الف ثانی رحمہ اللہ تعالیٰ کا "بدعت حسنہ" کے مردود رویہ کے خلاف قلمی ولسانی جہاد تو ایک مسلم حقیقت ہے۔ اشفاق صاحب نے اس مسئلہ کو بڑے بسط سے بیان کیا قرآن و سنت کے دلائل اور ہر دور کے ذمہ دار علماء کی تصریحات سے ثابت کیا کہ بدعت بدعت ہے اس کا کوئی حصہ حسنہ نہیں اور یہ تقسیم باطل محض ہے۔ حقیقت ہے کہ ان کی کاوش و محنت بڑی ہی قابل قدر ہے اور ان پر رشک آتا ہے کہ انہوں نے کس طرح ٹھوس طریق سے یہ خدمت انجام دی اور اسلام اور سنت رسول کو اہل باطل کے حملوں سے بچایا، اس قسم کے عنوانات پر ان کی بعض اور تصانیف بھی ہیں جو دیکھنے کا اتفاق تو نہیں ہوا البتہ بڑے جلیل المرتبت علماء کے تبصرے ان پر دیکھے اور یہ کتاب نہ صرف دیکھی بلکہ توجہ سے پڑھی تو دل سے دعا نکلی۔ اللہ تعالیٰ اسے ان کے لیے ذخیرۂ آخرت بنائے اور اہلِ باطل، شرک و بدعت کے رسیا لوگوں کی ہدایت و اصلاح کا ذریعہ بنائے۔

۲۔ النظام العقائدی فی الاسلام تالیف: شیخ محمد آصف افغانی

ملنے کا پتہ، ادارۃ البحوث والدعوۃ الاسلامیہ ذرگری (کوہاٹ)

ملک کے کم ترقی یافتہ علاقہ کا یہ مدرسہ جہاں تدریسی خدمت اعلیٰ پیمانے پر انجام دے رہا ہے وہاں تصنیفی میدان میں اس کی خدمات لائق شکر ہیں۔ زیر نظر کتاب عربی زبان میں ہے اور جامعہ کے شعبہ تخصص فی الدعوۃ والعقیدۃ سے متعلق الشیخ محمد آصف کی تالیف، جسے پسند کیا پاکستان اور سعودی عرب کے بعض ذمہ دار علماء نے اور اپنی تقاریظ سے نوازا اور سرفراز کیا۔ اس کتاب کے دس باب ہیں جنمیں اسلامی عقائد پر الگ الگ گفتگو کی گئی ہے۔ ظاہر ہے کہ دینِ اسلام پر ہی نہیں ہر فلسفہ اور فکر میں کوئی بنیادی معتقدات اور حقائق ہوتے ہیں جن پر اس فکر و فلسفہ کی بنیاد ہوتی ہے، دینِ اسلام جو آخری سماوی دین ہے اس میں نظام عقائد کو بڑی اہمیت حاصل ہے اور وہ اس معاملہ میں بڑا حساس ہے پہلے باب میں "الحاجۃ الی العقیدہ" کے عنوان سے اسی اہمیت پر روشنی ڈالی گئی ہے دوسرا باب ایمان باللہ کی تفصیلات پر مشتمل ہے جس میں ضمنی طور پر سہ فصلیں ہیں۔ معرفۃ وجود الٰہی، معرفت ذاتِ ربانی، معرفت صفات باری

بقیہ ص پر